نور افشاں

قیمت سالیانہ بلا محصول ۱۲؎ | حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے | قیمت سالیانہ معہ محصول ۱۳؎

نمبر ۳۶ جلد ۱ | لودیانہ ۶ - نومبر ۱۸۷۳ء | قیمت ۳ پائی

سرحدی

مغربی ممالک کی پورانی نقاشی اور مورتیں

زمانہ سلف کی عمارات اور نقاشی کے کام سے بہت سی تواریخی باتیں معلوم ہوتی ہیں لیکن اس قسم کی کہنہ عمارات ہندوستان میں بہت کم ہیں ہندوستان کی عمارتی تواریخ ابتداءً راجہ اسوکا کی عملداری سے شروع ہوتی ہے۔ یہہ راجہ ۲۵۰ برس پیدایش مسیح سے پیشتر ہوا ہے کوئی پورانی عمارت یا نقاشی کا کام ہندوستان میں ایسا نہیں پایا گیا۔ جو کہ اس راجہ کی عملداری سے پیشتر کا بنا ہوا ہو۔ لیکن اسکے وقت سے ہزار برس تک جس عرصہ میں بودھ مذہب ہندوستان میں جاری رہا بہت سے مکانات اور مورتیں بنائی گئیں جو اب تک شکستہ حالت میں موجود ہیں۔ چنانچہ بعض بعض انمیں سے مورتیں کہیں کہیں سے اُٹھا کر انگریزوں نے لاہور کے عجایب خانہ میں رکھدی ہیں یہہ مورتیں پتھر کی بنی ہوئی پشاور اور اُس کے نواح سے پائی گئی ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مسیح کی پیدایش سے ۵۰۰ برس پیشتر کی بنی ہوئی ہیں چند روز ہوئے کہ ایک شخص اس عجایب گاہ کی سیر کے واسطے گیا اور مورتوں کی نسبت یوں بیان کرتا ہے۔ اول وہاں ایک راجہ کی صورت ہے جسکے ہاتھ میں ایک عصا ہے اور یہہ تصویر ایک گاؤں سے جو کہ پشاور سے پانچ میل کے فاصلہ پر ہے لائی گئی اور باقی مورتیں جو وہاں موجود ہیں یوسفزئی کے علاقہ سے ملیں یہہ مورتیں پتھر پر کھدی ہوئی ہیں اُنمیں ایک بودھ کی صورت ہے اور دو بڑی بڑی کھدی ہوئی تصویریں ہیں جنمیں بہت سی شکلیں موجود ہیں۔ یہہ تصویریں زمین کے اندر سے نکالی گئی تھیں ایک تخت بہی اور دوسری جمال گڑھی سی۔ اِنمیں سے ایک تصویر میں بہت سے گھر اور مندر بنے ہوئے ہیں جنمیں پچھلے زمانہ کے مہنت اور فقیر لوگ بیٹھے ہوئے ہیں بعض بعض کوٹھڑیاں انمیں ایسی معلوم ہوتی ہیں جیسا کہ کنک وغیرہ کے رکھنے کے لئے بنائی گئی ہوں۔ کسی ایک دھرم سالہ شہباز گڑھی کے نزدیک نکلیں۔ جنمیں سے ایک جگہہ میں ایک مکان ہے جسکی دیوار پر پانچ یونانی راجاؤں کا نام لکھا ہوا ہے انمیں سے آخری راجہ کا نام الگزنڈر ہے۔ جنرل کنگھم جنہوں نے اِن ناموں کو مطالعہ کیا کہتے ہیں کہ شہباز گڑھی وہ شہر ہے جسکو انگریزی میں سودتا کہتے ہیں اور اُسکے نزدیک جو چھوٹا پہاڑ ہے وہ دوانی ہوٹیئن اجنیش صاحب کی کتاب کا ہے اِسکے نزدیک ایک گاؤں ہے جسکو ڈگرم کہتے ہیں۔ اور وہ گاؤں کنگھم صاحب کی رائے میں انگریزی تواریخ کے بموجب ارنس ہے۔ تخت بہی کی دھرم سالہ رکھی ایک سرنگا کی ہے۔ ایک اور پتھر پر ایک بڑے دھرم سالہ کی تصویر کھودی ہوئی ہے۔ اِس دھرم سالہ میں ایک دو منزلہ مکان ہے پہلی منزل میں بوڑھ بیٹھا ہوا ہے اور آٹھ شاگردوں کو تعلیم دیتا ہے اِن آٹھوں میں سے ایک آدمی کے سر اور داڑھی کے بال نہایت خوبصورت اور پیچدار ہیں اِس آدمی کی تصویر نہ صرف اِسی جگہہ میں دیکھی گئی ہے بلکہ ہر ایک بودھ مذہب کے مندر میں ایک عالم نے جو میرے ساتھ تھا بتلایا کہ یہہ بودھ کے بھائی کی صورت ہے جسکا نام دیودتا تھا اور جو بودھ کی تعلیم پر ایمان نہیں لایا بودھ کے دائیں اور بائیں دو آدمی پورانے لباس پہنے ہوئے دست بستہ کھڑے ہوکر اُسکی بندگی میں مصروف ہیں۔ دوسری منزل میں بودھ کی صورت کی مورت کھڑی ہے اور لوگوں کو تعلیم دے رہی ہے۔ بہت سے آدمی جنکے سر کے بال بڑے لمبے لمبے ہیں بودھ کے لئے ہاتھ میں نذریں لئے ہوئے موجود ہیں۔ اِس منزل کی دوسری طرف ایک شامیانہ کے نیچے کرسنڈل رکھا ہوا ہے اور اُسکے پاس پانچ آدمی انسان کی صورت میں اور دو چڑیا کے بازو اور مچھی کی دم والے آدمی بیٹھکر دعا مانگ رہے ہیں وہ عالم شخص جو میرے ساتھ تھا کہنے لگا کہ شاید یہہ مچھلی دو عجیب صورتیں یونانیوں نے بنا دی ہوں انکو دیکھکر ہم ایک اور تصویر کے پاس آئے جہاں ایک بودھ مذہب کے مہنت کو سزا دے رہے ہیں ایک گرائی ہوئی لکڑی کے ساتھ اُسکے ہاتھ پشت کیطرف بندھے ہوئے ہیں اور اُسکی پیٹھ کیطرف ایک آدمی کھڑا ہوکے کوڑے مار رہا ہے۔ نزدیک اِس تصویر کے ایک اور بڑی تصویر ہے جس میں بودھ کی زندگی کی ایک خاص واقعہ کا بیان ہے یعنی اُسوقت کا جب بودھ نے دنیا سے متنفر ہوکر بادشاہت سے کنارہ کیا

پاکیزگی حاصل کرنے کے لئے گوشۂ نشینی اختیار کی۔ اِس تصویر کے ایک حصہ میں راجہ سدھارتا کی صورت کھودی ہوئی ہی وہ بادشاہت کے کام سے تھک کر سو گیا ہی اور اُسکے گرد گانے بجانے والے لوگ راگ گا رہے اور ناچ رہے ہیں۔ دوسرے حصہ میں اِس تصویر کے رانی جودھا پلنگ پر لیٹ رہی ہی راجہ اُسکو اور نیز اُن سبھوں کو جنکو وہ پیار کرتا تھا چھوڑکر فقیری اختیار کرنے کے لئے تیار ہو رہا ہی اور گانے بجانے والے سو رہے ہیں اور یہہ تمام باتیں کی حالت سے بے خبر ہیں۔ اور محل کے باہر پہرہ والی عورتیں پہرہ دے رہی ہیں۔ عجائب گاہ کی ایک جگہہ میں ایک ستون پتھر کا رکھا ہوا ہی یہہ ستون بہت ٹوٹا ہوا ہی لیکن بڑی خبرداری کے ساتھ یہہ ٹوٹے ہوئے حصے جوڑ کر رکھے ہوئے ہیں کہ ثابت معلوم ہوتے ہیں اِس ستون کے کرنس میں چھوٹے چھوٹے بودھ کی شکلیں کھینچی ہوئی ہیں اِن پورانی صورتوں میں کوئی رنگ دار شکل نہیں ہی جیسا کہ ہندوستان کی پورانی مسجدوں میں جگہ جگہہ رنگ لگائے ہوئے دیکھے جاتے ہیں +

ایک اور صورت ہی جو تہائی آدمی کے برابر ہی اُسکے سر پر ایک تاج ہی اِس قسم کا جیسے کہ یونانی راجاؤں کا اُنکے روپیہ پر ہی۔ معلوم نہیں کہ یہہ کس راجہ یا عالم کی صورت ہی پالس اتھینی جو مشہور دیوی یونانیوں کے بیچ تھی اور جسکی خوبصورتی کی تمام یونانی تواریخ میں تعریف ہی اُسکی تصویر ایک پتھر پر موجود ہی اُسکے سر پر ٹوپی رکھی ہوئی ہی اور ایک ہاتھ اُسکا ٹوٹا ہوا ہی +

اور ایک عورت کی تصویر ہی جسکے دہنے ہاتھ میں ایک نیزہ ہی بائیاں ہاتھ اُسکا ران پر رکھا ہوا ہی اور وہ تمام صورت بچّیوں کی تسبیح اور مالاؤں سے گھیری ہوئی ہی۔ میرے وہی دوست عالم کہنے لگے کہ یہہ بودھ کی ماں مایا رانی کی تصویر ہی۔ یہہ تصویر درخت سال کے نیچے کھڑی ہی اسکی شکل نہایت ملایم اور نازک ہی عنوان سے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ شخص پورب کے رہنے والا ہی پشاور سے جتنی صورتیں لائی گئیں اُن میں ایک نہایت عجیب اور بیش قیمت صورت ہی یہہ گھر کی شکل پتھر پر کھودی ہوئی ہی اور یہہ مکان دو منزلہ ہی اور اُسکے اندر سے آگ کے شعلے نکل رہے ہیں جسکے گرد چار پانچ آدمی داڑھی والے بندگی کر رہے ہیں اِس آگ کی دوسری طرف چار آدمی داڑھی مونڈے ہوئے آگ پر پانی ڈال رہے ہیں اِس مکان کی نیچے کی منزل میں بھی ایک داڑھی والا آدمی پانی ڈال رہا ہی اور سیڑھی پر بھی ایک آدمی کھڑا ہو کر پانی ڈال رہا ہی۔ میں نے جب اپنے اُس دوست سے اِس تصویر کا حال پوچھا تو اُسنے جواب دیا کہ یہہ شکل اُس حالت فتح کو ظاہر کرتی ہی جو کہ بودھ نے آتش پرستوں پر حاصل کری تھی۔ ریش تراشیدہ آدمی بودھ کے شاگرد ہیں اور داڑھی والے مرد آتش پرستوں سے مراد ہی۔ ناظرین اخبار کو معلوم ہوگا کہ ہندوستان کے پہلے لوگ آتش پرست تھے جیسے کہ ہم کشف بجاپُونکی صورت سے جو کہ گیا میں ابھی موجود ہیں ہم معلوم کرسکتے ہیں +

ہندوستان کے پورانے لوگ آریا کہلاتے تھے ابتدا میں ایران کے باشندے تھے آگ کی پرستش کرتے تھے یہہ اُسی نسل سے نکلے ہوئے ہیں کہ جس سے پارسی لوگ۔ اور صرف عناصر کی پرستش کرتے تھے اور اُن عنصروں کو خدا کا نمونہ جانتے تھے۔ خدا کے لئے مندر یا مورت بنانا نامناسب خیال کرتے تھے۔ لیکن جب گاوتم رکھی پیدا ہوا اُسنے انکو بت پرستی سکھلائی تب وہ خدا کی عبادت کے لئے مندر اور مورتیں بنانے لگے جو کہ جابجا ہندوستان میں موجود ہیں۔ اب میں نے یہہ تھوڑا سا بیان پورانی مورتوں اور تصویروں کا اِسی واسطے کیا تاکہ میرے ہندوستانی دوستوں کے دلوں میں اُنکے دیکھنے کا شوق پیدا ہو وے

چونکہ ہمارے دیس کے لوگ مورت اور تصویر کی طرف توجہ کم کرتے ہیں اور اُنکی خوبصورتی کو غور سے نہیں دیکھتے تصویر کھودنے یا کھینچنے کا علم اِس ملک میں اشراف لوگوں کی تعلیم کا حصّہ گنا نہیں جاتا اور بچپن میں اسکا شوق نہیں دلایا جاتا یہہ امر افسوس کے قابل ہی اور اسی سبب سے ہمارے اِس دیس کی تصویریں ناقص ہوتی ہیں۔ اور یورپ کے دیس کے ساتھ مقابلہ نہیں کرسکتیں اگر ہندوستان کے نوجوان آدمی اِن پورانی عادتوں کو چھوڑکر تصویر کھینچنے کا شوق کریں کیا اچھا ہو لاہور کے عجائب گاہ کی مورتوں کا دیکھنا نہایت فایدہ مند ہی ایک تو دل بہلتا ہی اور دوسری ہندوستان کی پورانی تواریخی حالت سے واقفیت حاصل ہوتی ہی +

سرحدی خبریں

کارسپانڈنٹ ڈیرہ اسمٰعیلخاں کی تحریر ہی کہ امیر صاحب نے کئی ایک سرداروں کو اُنکے عہدوں سے موقوف کردیا ہی اور اب اُنکا حساب آزما رہے ہیں معلوم دیتا ہی کہ اِن سرداروں نے متفق ہو کر مستوفی پر تغلب زر کا الزام لگایا تھا جو بعد تحقیقات کے جھوٹھ ثابت ہوا اور مستوفی نے سرداروں پر جھوٹی نالش کرنے سے اپنا انتقام لیا۔ سُنتے ہیں کہ نائب علم خاں نے ۲۰۰ گھوڑے اور ۲۵۰ اونٹ محمودی شیشہ وغیرہ اور ایک لاکھ طلا بطور نذرانہ امیر کابل کی خدمت میں بھیجے ہیں امیر صاحب نے بہت خوش ہو کر ایک قیمتی خلعت نائب علم خاں کو عنایت فرمایا +

نواب گورنر جنرل بہادر۔ ۱۱۔ ماہ نومبر کی صبح کو شملہ سے روانہ ہو کر قریب ۱۰ دسمبر ۱۸۸۳ء تک رونق افزا کلکتہ ہونگے +

میلہ جو مقام جموں ہونیوالا ہی جسکا ذکر ہفتہ گذشتہ کے پرچہ میں ہو چکا ۲۱ اکتوبر سے شروع ہو کر ۲ نومبر تک رہیگا +



ریاست رامپور کے مقتول وزیراعظم کے قاتل کا سر تلوار سے کاٹا گیا وزیر کی ہمشیرہ نے ہمراہ دیگر عورات کے پردہ کے پیچھے اس مقدمہ کی گواہی دی +

صوبجات متحد امریکہ میں ۱۸۹۰ء سے جنوری ۱۸۹۸ء تک ریل کی سڑک ۶۰۰۰ ہزار میل سے ۱۰۰۰۰ ہزار میل کی مسافت تک تیار ہو گئی ہو گزشتہ سات سالوں میں فی سال ۵۰۰۰ میل کی اوسط ترقی پر ہوئی +

برودہ نواب گورنر جنرل بہادر نے افسران ذیل کو واسطے تحقیقات بعض معاملات کے جو مابین سرکار انگریزی اور مہاراجہ گایکوار کے ملتوی پڑے ہیں کمیشن مقرر فرمایا ہو۔ کرنیل میڈ صاحب آنریبل مانسن کرافٹ صاحب۔ نواب ممتاز الدولہ۔ فیض علی خان بہادر۔ اور کرنیل ایتھرج صاحب بہادر کو +

شادی اطفال صغرسن۔ کمال خوشی کی بات ہو کہ احمد آباد میں درباب ممانعت شادی اطفال صغرسن کے ایک سوسائٹی قایم ہوئی ہو اور بھی اچھا ہوگا اگر اس کمیٹی کے ممبر اکثر ان سے بچوں کے والد ہوں اور اپنے اطفال کی بہنگام طفولیت میں شادی نکرنے سے ایک عمدہ دلیل پیش کریں ضرور ہو کہ ممبر بچوں کی شادی کو کسی طرح سے گوارا نرکھیں یہاں تک کہ ایسے موقعوں میں شامل بھی نہوں اگر ایسی سوسائٹی سے کچھ فایدہ مدنظر ہو تو چاہئے کہ تمام ممبر قواعد کی پابندی رکھیں اور جب تک کہ اطفال صغرسن کی شادیاں موقوف نہو جائے تب اُن حرابیوں کا جو بیاہوں سے متعلق ہیں کبھی انسداد نہوگا +

چٹھی رسان۔ صاحب ٹیمس آف انڈیا تحریر فرماتے ہیں کہ مدت سے احباب کا گمان تھا کہ ٹکٹ دار خطوط منزل مقصود تک نہیں پہنچتے مگر چند ہفتے گذرے کہ اضلاع مغربی و شمالی میں یہ بات بخوبی ثابت ہو گئی ہو چنانچہ بٹیسر ٹھیلہ ڈاکخانہ سے کئی ایسی چٹھیاں ردی کی گئیں جنکا نتیجہ یہ ہوا کہ بہنگام تحقیقات چٹھی رسان ملوث ہو کر سزایاب ہوئے

معلوم دیتا ہو کہ انہوں نے مکتوب الیہ کی تلاش کرنیکی تکلیف سے گوارا نکر کے چٹھیوں کو ضایع کر دیا اسلئے کوئی ٹکٹ دار چٹھی ڈاکخانوں میں واپس نہیں آتی تھی اس سے ثابت ہوا کہ ہندوستانی اخبارات کی رائے بالکل درست تھی کہ ٹکٹ دار چٹھیاں صرف اُس حالت میں محفوظ ہوتی ہیں جبکہ مکتوب الیہ کوئی صاحب یورپین یا نامی رئیس ہندوستانی ہو +

ایجاد۔ اخبارات امریکہ سے منکشف ہوتا ہو کہ چوہوں کے پکڑنے کی ایک عجیب کل ایجاد کی گئی ہو جس سے بیچارہ چوہے کو بڑی تکلیف ہوتی ہو کل کی پشت میں دانہ رکھنے کی جگہ کے پیچھے ایک شیشہ لگا یا جاتا ہو جس وقت چوہا دانہ کی تلاش میں نکلتا ہو نہ صرف دانہ اسکو نظر پڑتا بلکہ اپنی شکل کو شیشہ میں دیکھکر سمجھتا ہو کہ دوسرا چوہا ہو فوراً دانہ پر جھپٹا مارتا اور پھنس جاتا ہو +

کشمیر ہمارے کاریسپانڈنٹ صاحب کی تحریر ہو کہ اب سردی بہت تیز پڑتی ہو اور صاحبان سیاحان کشمیر بھی واپس پنجاب چلے جاتے ہیں مگر تاہنوز کئی ایک صاحب لوگ پہاڑوں کی غاروں میں شکار میں مصروف ہیں۔ دریاے کشمیر کا پانی بھی خشک ہو گیا ہو مہاراجہ صاحب بہادر بھی عنقریب واپس رونق افزاے شہر جموں ہونگے۔ متصل نوکڈال ایک عورت نے ایک آدمی کی ناک کاٹ ڈالی مقدمہ عجیب طور پر دربار میں ہو رہا ہو مفصل حال اسکا بعد فیصلہ تحریر کیا جاویگا +

سیالکوٹ تحصیل سمبڑیال سے ایک کانسٹبل ایک اسامی کو واسطے پہنچانے جیلخانہ سیالکوٹ کے لایا تھا جب قریب پڑاؤ چھاؤنی کے پہنچا اسامی معہ ہتھکڑی کانسٹبل سے بھاگ گئی ہر چند کانسٹبل نے اسکا تعاقب کیا مگر وہ کافور ہو گیا کہیں پتہ نہ ملا اب اسکی تلاش ہو رہی ہو اور کانسٹبل مذکور پر جرم قایم ہو کر چالان کیا گیا دیکھا چاہئے کہ بیچارے غریب سپاہی پر کیا آفت آتی ہو جناب سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس سیالکوٹ تھانوں کا ملاحظہ فرما رہے ہیں +

الہ آباد اس شہر میں تاریخ ۱۷۔ اکتوبر یوم جمعہ قریب ۸ بجے دنکو ایک حادثہ عظیم گذرا۔ دو عورتیں معہ ایک لڑکے شیر خوار کے محلہ مٹھی گنج سے برائے غسل دریا جمن روانہ ہوئیں جب وہ کنارہ دریا کے جو متصل پل آہنی ہو بغرض غسل پہنچیں ایک نے پانی میں اپنا پیر رکھکر چاہا کہ آگے بڑھکر غسل کرے جو نہیں اسنے دوسرا پیر رکھا بسبب پانی زیادہ گہرا ہونے کے وہ دریا میں غوطہ کھانے لگی جب دوسری نے دیکھا کہ اسکی ساتھی ڈوبتی ہو وہ معہ لڑکے اپنی گود میں اسکے پکڑنے کے لئے دوڑی مگر افسوس کہ وہ بھی دریا میں غرق ہوئی اور یوں تینوں کا کام تمام ہوا انکے وارثوں نے لاحاصل انکی لاشوں کی تلاش کرایا دن بھی اسقدر گھرا تھا کہ شام تک صرف ایک لاش دستیاب ہوئی یہ خبر اس شہر میں تمام مشہور ہو گئی ہو یقین کہ کوئی شخص اُس گھاٹ پر اشنان کرنے جانیکا ارادہ نکریگا +

لودیانہ ہفتہ گذشتہ میں بباعث غفلت کانٹے والے کے جب ٹرین مسافرین جمالپور کی اسٹیشن پر پہنچی مال گاڑی سے ٹکر لگی جس سے دو تین گاڑیاں ٹوٹ گئیں مگر کسی آدمی کا نقصان نہیں ہوا اور نہ کسی کے چوٹ لگی یکم نومبر کو ہم۔ رجمنٹ گورہ یہاں پہنچی وہ کوہ غازی۔ ۳ کو روانہ فیروزپور ہوگی نتھے والی میں جو متصل لودیانہ کے ہو ایک بیوہ کا لڑکا جوانہ سا تھا کوئیں میں گر کر مر گیا۔ رجسٹر حیات و ممات یکم اکتوبر لغایت ۱۵ حسب ذیل ہو

پیدایش	اموات
۱۶۴	۱۰۴

خلاصہ اخبارات تار برقی از ۲۵ تا ۲۹ اکتوبر ۱۸۷۳ء

انگلستان۔ درباب جنگ اشانٹی کے سرگارنٹ ولسلی نے اُن قوموں کے سرداروں کو جو اُن سے اتحاد رکھتے ہیں ایک سپیچ میں فرمایا کہ ہمہ دولتی اسملک کی یا ءت کیا درگی بااستبداد تمام انگریزی اتحاد میں رہیگا اور یہ درخواست کی کہ سرداران موصوف سپاہ کی بھرتی میں مدد دیویں لیکن ابھر کچھ غور نہوا اسلئے کہ وہ صاحب موصوف کی شرائط سے خوش نہیں ہیں یقین ہو کہ اشانٹی اپنی دارالسلطنت کماسی کو لوٹ گئے ہیں +

امریکہ۔ جب سے اس ملک میں لڑائی ہوئی بجائے چاندی او

بقیہ نظر ثانی کتاب صیانت الانسان

دعوی تحریف توریت کے جواب میں

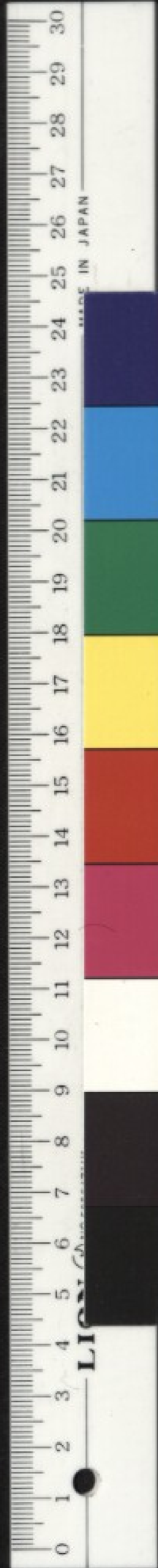
اب ناظرین کی خدمت میں یہہ التماس ہے کہ ہم جناب حافظ صاحب کے اُن سب اعتراضوں کا جو اُسنے انجیل کے موت ہونے کے باب میں کئے ہیں جواب دے چکے ہیں اور لوگوں پر ظاہر ہے کہ وہ اپنی عادت کے بموجب یہی کہہ دینگے کہ جواب معقول نہیں ہے کیونکہ یہہ دستور ہے کہ جب کوئی لاچار ہو جاتا ہے تو ایسی ایسی ہی بناتا ہے تاکہ اُسکی کھیل بنی رہے اور دیکھئے کہ معترض صاحب کا اِس تحریر سے کہ عیسائی تحریف کے خود مقر ہیں سوا پیش بندی کے اور کچھ مدعا نہیں ہے چنانچہ ایسے ایسے معترض کے دو ایک قول اِس مقام بر مناسب جانکر نقل کئے جاتے ہیں تاکہ ناظرین بھی آگاہ ہو جائیں کہ پیش بندی شعار معترض صاحب کا ہے صفحہ ۲۳- قول معترض ہمارے اہلِ اسلام نے تحریف کی دلائل ایسی پیش کی ہیں کہ بجز اقرار کے کسی سے جواب نہوا صفحہ ۲۴ قول مصنف اعجاز عیسوی در باب تحریف کتب الہامیہ آپکے چونکہ آپ اُسکے جواب دینے سے دریائے حیرانگی میں غوطے لگا رہے ہیں اور غریق کی طرح ادھر اودھر ہاتھ پانو مارتے ہیں تاکہ کنارہ پہنچیں مگر چونکہ آپکے پیشوا آخر میں تحریف کے مقر ہو چکے ہیں اب آپکو بھی اِس دریائے ناپیدا کنار سے باہر آنا مشکل ہے- صفحہ ۶۶ و ۶۷- قول معترض یہاں ایک حکایت مشہور یاد آتی ہے کہ ایک جولاہے کے تارک مکان پر ایسا تیر لگا کہ خون نکل پڑا اودھر سے خون نکلتا جاتا اور وہ تیر کھینچتا اور کہتا جاتا تھا کہ خدا کرے جھوٹھ ہی ہو مجھے نہ لگا ہو اب آپکا بھی یہی حال ہے کیونکہ مولف اعجاز عیسوی نے صفحہ ۲۹۲ میں وقت ثبوت تحریف اور عبارت تحریف شدہ کی بابت اتنے حوالوں کے تیر برسائے ہیں کہ پادری صاحبان سوالات کے کھینچنے کہ خدا جھوٹھ کرے اور کچھ نہ کہہ سکے علاوہ اسکے ہم پہلے کر رہے کہ ہارن صاحب کے قول قصدی تحریف دیندارانہ کے ثابت کر چکے ہیں۔ صاحب اسطرح کے فخریہ کلام سے جو بُرا ہو دروغ ہو کبھی کسی کا مطلب نہیں نکلا عیسائی تو تحریف کتب مقدسہ کے مقر نہیں مگر معترض کی زبان کا چنانچہ آپ ہی [illegible] کیا علاج ہے واجب تو یہہ تھا کہ معترض صاحب اُن شخصوں کے جو تحریف کے مقر ہیں نام لیتے اور کوئی دلیل بھی پیش کرتے اور ہارن صاحب پر جو یہہ الزام لگاتے ہیں کہ وہ تحریف کا مقر ہے تعصب سے خالی نہیں کیونکہ ہم ناظرین پر ثابت کر چکے ہیں کہ یہہ صاحب تحریف کا مقر نہیں اور دینداروں کی قصدی تحریف کا ذکر ہو چکا ہے امید ہے کہ آپ نے اُسکو دیکھکر جھوٹھ اور سچ میں تمیز کی ہو گی ٭

خط

جناب پادری صاحب زبدۂ کشیشان عمدۂ علماء مسیحی
صاحب مہتمم اخبار نور افشاں سلامت ٭

بعد نیاز آنکہ میں اس دعوی بے دلیل سے جو میرے محمدی بھائی کیا کرتے ہیں نہایت حیران ہوں۔ اور وہ دعویٰ یہہ ہے کہ توریت و انجیل وغیرہ کتب مقدسہ تحریف و تبدیل و منسوخ ہو گئیں اسلئے اُنکا اعتبار نہیں۔ لیکن صرف ان حضرات کا دعوی ہی دعوی ہے وہ بھی خشک کیونکہ کوئی سند اپنے دعوی کی آجتک پیش نہیں کی۔ چنانچہ انہیں دنوں میں کہ عرصہ دو تین روز کا ہوا ایک مولوی صاحب نے مجھسے ہمارے میں قیل و قال کی اور دو تین روز تک متواتر یہہ تذکرہ رہا لیکن سوا اسکے اُنہوں نے اور کچھ نہ کہا کہ ہمارے قرآن شریف میں لکھا ہے کہ انجیل و توریت وغیرہ کتب مقدسہ کو اہل کتاب تحریف و تبدیل کیا کرتے تھے چنانچہ سورہ انعام میں وارد ہے قل من انزل الکتاب الذی جاء بہ موسیٰ نوراً و ہدی للناس تجعلونہ قراطیس تبدونہا و تخفون کثیراً یعنے تو کہہ اے محمد کسنے نازل کی وہ کتاب جو موسیٰ لایا نُور اور ہدایت لوگوں کے واسطے تم نے اُسکے کاغذ کے تختوں پر اُتار رکھے ہو اور دکھلاتے ہو اور بہت کچھ چھپا جو مراد ہو اور بھی کئی آیتیں اسی مضمون کی مولوی صاحب نے پڑھ کر فرمایا کہ اِنسے معلوم ہوتا ہے کہ اہل کتاب نے اپنی کتابوں میں تحریف اور تبدیل کی ہے لہذا یہہ کتب مروجہ قابل اعتبار کے نہیں ہیں۔ فاما الجواب کہتا ہوں میں کہ اگرچہ بہت سے علما مسیحی اِس دعوی کا جواب لکھ چکے ہیں مگر مولوی صاحب کی تسلی کے لئے میں بھی قدرے ذکر کرتا ہوں آپ براہ مہربانی اپنے اخبار میں خط ہذا کو حرف بحرف جگہ دیکر مجھکو ممنون فرماویں زیادہ تسلیم ٭

مولوی صاحب کو واضح رہے کہ یہہ تحریف و تبدیل جسکا ذکر قرآن میں ہوا ہے اِس طرح پر واقع نہیں ہوئی ہے جیسا کہ آپ خیال کرتے ہیں بلکہ اِس تحریف اور تبدیل کے معنے اور ہی ہیں یعنے تحریف الفاظ جسکو لی الستہ بھی کہتے ہیں چنانچہ سورہ نسا میں اِسکا صاف صاف ذکر ہے یعنے لکھا ہے من الذین ہادوا یحرفون الکلم عن مواضعہ و یقولون سمعنا و عصینا واسمع غیر مسمع و راعنا لیا بالسنتہم وطعناً فی الدین ولو انہم قالوا سمعنا و اطعنا واسمع وانظرنا لکان خیراً لہم واقوم یعنے یہودیوں میں سے بعض پھیرتے ہیں لفظ کو اُسکی جگہہ سے اور کہتے ہیں سنا و عصینا یعنے ہمنے سنا اور عدول حکمی کی واسمع غیر مسمع یعنے سن اے بہرے و راعنا اور ہمکو دیکھ مروڑ کر اپنی زبان کو اور ملامت دیکر دین کو اور اگر وہ کہتے سمعنا و اطعنا یعنے سُنا ہمنے اور مانا وانظرنا یعنے ہم پر نظر کر تو بہتر ہوتا اُنکے واسطے۔ اب دیکھئے کہ اِس آیت میں صاف ذکر ہے کہ یہودی لوگ تحریف لی الستہ کرتے ہیں یعنے زبان مروڑ کر بولتے ہیں نہ یہہ کہ کتاب کو اُلٹ پلٹ کرتے ہیں اور اِسی طرح سورہ مایدہ میں لکھا ہے یحرفون الکلم عن مواضعہ یعنے بدلتے ہیں کلموں کو اُنکی جگہہ سے اور تفسیر مدارک میں آیت مذکورہ کی تفسیر یوں کی ہے یحرفون عن مواضعہ یفسیرونہا علی غیر ما انزل یعنے تفسیر کرتے ہیں خلاف اُسکے جو نازل ہوا ہے علی ہذا القیاس تفسیر معالم التنزیل اور جلالین



وغیرہ میں یوں ہی تحریف بہوالتاویل یعنے مراد تحریف سے تاویل ناقص ہی یعنے تاویل کلموں کی اپنی مرضی کے موافق کر لیتے ہیں اور صحیح بخاری میں جو معتبر کتاب اور صحاح ستہ میں داخل ہی اور محمد صاحب سے دو سو برس بعد لکھی گئی ہی یوں مسطور ہی یحرفون یزیلون ولیس احد یزیل لفظ کتاب اللہ ولکنہم یحرفونہ یتاولونہ علی غیر تاویلہ یعنے قرآن میں وارد ہی کہ بعضے یہود یاں مدینہ تحریف کرتے تھے اُسکی یعنے لغت میں یہہ ہی کہ زایل اور دور کرتے ہیں حالانکہ کوئی شخص خدا کی کتابوں میں سے کسی کتاب کا ایک لفظ بھی زایل نہیں کر سکتا مگر مراد یہہ ہی کہ وہ تاویل خلاف کرتے ہیں انتہی اب فرمائیے کہ وہ تحریف جسکا آپ کو خیال ہی کیونکر سچی ٹھہری - علاوہ ازیں سورہ یونس کی آیت فان کنت فی شک مما انزلنا الیک فسئل الذین الی آخر میں خود محمد صاحب کو خدا کا حکم ہوا ہی کہ اگر تم کو کسی مسئلہ میں شک ہی تو اہل کتاب یعنے عیسائیوں و یہودیوں سے پوچھ چنانچہ لفظ فسئل واحد مخاطب کے لئے جس سے مراد محمد صاحب ہی بولا گیا ہی اور تفسیر مدارک کے مفسر نے آیت مذکورہ کی شرح میں یوں کہا ہی فسئل اہل الکتاب فانہم من الاحاطۃ بصحت ما انزل الیک بحیث یصلحون لمراجعتہ مثلک فضلاً عن غیرک فالمراد وصف الاحبار بالرسوخ فی العلم بصحتہ ما انزل الی رسول اللہ لا وصف رسول اللہ بالشک فیہ انتہی پس اب میں مولوی صاحب اور دوسرے حضرات سے جو توریت و انجیل کو تحریف و تبدیل بتلاتے ہیں پوچھتا ہوں کہ اگر توریت اور انجیل وغیرہ تحریف اور تبدیل ہو کر خراب ہو گئی تھیں تو محمد صاحب کو خدا نے کیوں یہہ حکم دیا کہ جس مسئلہ میں تجھ کو شک ہو اہل کتاب سے دریافت کر معاذ اللہ کیا خدا کو اُنکی تحریب کا حال معلوم نہ تھا لاحول ولا قوۃ کیسی واہیات بات ہی جو اپنے ہی مذہب کی کتابوں خصوصاً قرآن کے بالعکس ہی - اے صاحبو ذرا غور کرو تو معلوم ہو جائیگا کہ قرآن یا حدیث

وتفسیر کسی کتاب میں ایسی تحریف و تبدیل کا ذکر نہیں جیسا کہ آپ لوگ اپنی عقل کے ذریعہ سے متعصب ہو کر گھڑ بیٹھے ہوا البتہ اُن بے ایمانوں اور بدعتیوں کا ذکر تو ہی کہ جو خدا کی کلام کو پڑہتے تو صحیح تھے مگر تاویل یا عمل برخلاف اُسکے کرتے تھے جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا - ماسوا اسکے قرآن تو خود کہتا ہی کہ میں کتب مقدسہ کا محافظ ہوں اور اُنکو تغیر و تبدل ہونے سے محفوظ رکھتا ہوں جیسا کہ سورہ مایدہ میں ہی و انزلنا الیک الکتاب بالحق مصدقا لما بین یدیہ من الکتاب ومہیمنا علیہ یعنے تجھ پر ہم نے نازل کی ہی کتاب حق جو تصدیق کرتی ہی اُسکی جو پہلے ہی یعنے توریت و انجیل وغیرہ قاضی بیضاوی نے اپنی تفسیر میں تحت اس آیت کے یوں لکھا ہی رقیبا علی سائر الکتب یحفظہ عن التغیر و یشہد لہا بالصحۃ والثبات یعنے قرآن محافظ کتاب مقدس کا ہی جو اُسکو بدلنے سے محفوظ رکھتا اور گواہی دیتا ہی اُسکی صحت اور ثبات پر - اب تعجب ہی کہ قرآن تو کتب مقدسہ کی صحت پر گواہی دے اور اُسکے ماننے والے اُنکو تحریف و تبدیل بتلاتے پھریں بدا نشی عجب - اور یہہ جو مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ کل احکام کتب مقدسہ کے ہمارے نزدیک منسوخ ہیں اول تو مولوی صاحب کو منسوخ کے معنے یاد نہیں مگر خیر یہہ تقریر بحث سے خارج ہی اسواسطے اِسکو چھوڑ کر میں کہتا ہوں یہہ بھی قول اُنکا سراسر خلاف عقیدہ اہل سنت و جماعت کے ہی کیونکہ ابو حنیفہ امام اعظم نے جنکا مذہب تمام اہل سنت و جماعت رکھتے ہیں اپنی کتاب مسند میں احکامات کتب مقدسہ کی نسبت یوں لکھتا ہی کل حکم من الاحکام السابقۃ اذا وجد نسخہ فی القرآن او فی الاخبار او فی اجماع الامۃ او لو جد و ما یدل ویقتضی من القیاس والجلی بالمنصوص نسخہ و ماسوی ذالک فبقی مشروعاً - پس آپ فرمائیے کہ ہم آپکے دعوےٰ بلا دلیل کو مانے یا ابو حنیفہ کے قول کی تائید کریں ایک اور بات اس عبارت امام اعظم کی سے پائی گئی یعنے یہہ کہ اگر امام مذکور توریت یا انجیل وغیرہ کو منسوخ یا تبدیل و تحریف جانتا تو احکام غیر منسوخ شدہ کو مشروع نہ کہتا اب آپ انصاف فرمائیے اور آج ہی ایسی بدگمانی سے توبہ کر کے راہ راستی کی طرف رجوع لائیے اور اِس بات کو یاد رکھئے کہ جو مرد و د علیہ اللعن کتب مقدسہ میں تحریف یا تبدیل کرے اُس کے لئے یوحنا رسول نے الہام ربانی سے ملہم ہو کر مکاشفات کے ۲۲ فصل و رس ۱۸ میں یوں فرمایا ہی کیونکہ میں ہر ایک کو جو اس کتاب یعنے انجیل کی نبوت کی باتوں کو سنتا ہی یہہ گواہی دیتا ہوں کہ اگر کوئی اُنمیں کچھ بڑھا دے تو خدا اُن آفتوں کو جو اس کتاب میں لکھی ہیں اُس پر بڑھا دیگا - اور پھر ۱۹ آیت میں یوں مرقوم ہی - اور اگر کوئی اِس نبوت کی کتاب کی باتوں میں سے کچھ نکال ڈالے تو خدا اُسکا حصہ کتاب حیات اور شہر مقدس اور اُن باتوں سے جو اس کتاب میں لکھی ہیں نکال ڈالیگا - اگر اور کچھ آپ فرمائینگے تو میں بھی انشاء اللہ تعالیٰ دریغ نکرونگا +

بندہ محمد مراد عرف امداد حسین سکنہ رائے سنگ پورہ علاقہ بیکانیر مقیم فی الحال اجمیر حدہ ۲- اگست سنہ ۱۸۸۳ع

غزل

من تصنیف مولوی محمد مراد عرف امداد حسین
تخلص بیمار اڈیٹر راجپوتانہ اخبار اجمیر

خواہش ہے سیر باغ نہ گلزار کی ہوس
ہم کو تو ہی مسیح کے دیدار کی ہوس
پابند خطا ہوکے جلے آگ میں آدم
ہر دم یہہ ہی شیطان ستمگار کی ہوس
گذری گناہ کرتے ہی کرتے تمام عمر
پوری ہوئی نہ اب بھی گنہگار کی ہوس
بے فایدہ ہوس کے ہو پابند دوستو
دنیا کی جو ہوس ہی وہ دن چار کی ہوس
روح القدس کے نور سے معمور جب ہوا

خواہش رہی نہ سبحہ و زنار کی ہوس

ہو جس کے دل میں الفت عیسیٰ اُسے بھلا
پھر کس طرح سے ہو سکے اغیار کی ہوس

باغ و محل چھوڑ کے ویران اُٹھ گئے
کرتے یہاں جو تھے در و دیوار کی ہوس

ہو زخم جس کے دل میں مسیحا کے عشق کا
اُس کو بجز نمک نہ ہو زنگار کی ہوس

کچھ سوچ دل میں اب بھی ذرا اے حریص نفس
آخر کو مار ڈالے گی ہر بار کی ہوس

لگتی نہیں پلک سے پلک اپنی ایک دم
کیا جانے کیا ہے دیدۂ بیدار کی ہوس

دل کے غریب ہوگئے مبارک بروز حشر
بر آئے گی یہاں کے زردار کی ہوس

وقتِ نزع ہو لب پہ میرے یا مسیح مسیح
اب تو یہی ہے اس دل بیمار کی ہوس

دیگر بجواب غزل مہتمم منشور محمدی

محمد گنہگار بندہ ہوا ہی — شفیع امم کسطرح وہ بنا ہی
جو ٹھہرائے اُسکو خدا کے برابر — وہ جھوٹھا ہی اور شرک کرتا بلا ہی
کہا قُل لا املکُ لنفسی نفعاً — وہ خود ہی شفاعت سے شرمندہ ہی
سُنیاں غم زدا کے کانوں سے سُن لو — مسیحا نے انجیل میں یوں کہا ہی
میں ہوں باپ میں اور ہی باپ مجھ میں — جو مانے نہیں اُسپہ قہر خدا ہی
خدا نے بھی جیسے کہا ہی کہا یوں — یہہ فرزند دلبند پیارا میرا ہی
کرو غور اے ہم زدا مومنو بولو — محمد کی خاطر کہاں یوں کہا ہی
مسیح اب بھی ہی اور ہمیشہ رہیگا — محمد تو مٹی کے گل ہو گیا ہی
خبر جسکے آنے کی دی تھی مسیح نے — محمد نہیں وہ تو روح خدا ہی
کلام محمد ہی قصہ کہانی — کلام مسیحا کلام خدا ہی
مسیحا نہوتا تو کچھ بھی نہوتا — کلام مقدس میں یوں ہی لکھا ہی
محمد اگر تھا شفیع دو عالم — تو پھر اعلوا حسنہ کیوں کہا ہی

نجو ہر جنا کو ریا کو ر کو نہی ہے — وہ ضعیفِ اضبارت میں خود مبتلا ہے
بلا شک ہیں ہم خوبصورت کر ہیں — مسیح جسکے بدلے میں قربان ہوا ہی
شتاباں تم کو لازم ہی ہونے کا غم بھی — کہ اس دارِ دنیا کو آخر فنا ہی
گناہوں کا بیمار میں ہوں مسیحا — بجا مجھ کو تجھ پاس میری دوا ہی

حافظ ولی اللہ کے فارقلیط کی تکذیب

جب مسیح کی الوہیت یا کسی اور مسئلہ کے ثبوت میں انجیل سے آیتیں پیش کیجاتی ہیں۔ تب اکثر متعصب محمدی اُسکی طرف توجہ نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ یہہ شہادت قابل اعتبار نہیں کیونکہ اسمیں تبدیل و تحریف ہو گئی ہی اور اپنے بیان کی تائید اور اپنے مسایل کے ثبوت میں انجیل کی گواہی پیش کرتے ہیں حالانکہ یہہ امر بعید از انصاف ہی کیونکہ جس صورت میں وہ انجیل اور اُسکے مضامین پر اعتبار نہیں رکھتے اور مخالف کی شہادت میں اُسے قبول نہیں کرتے تو بیہودہ اُسکے کسی حصہ یا جزو کو اپنے مطالب کے ثبوت میں کسطرح پیش کر سکتے ہیں اور اُسکو اپنے مطلب کی دستاویز کسطرح بنا سکتے ہیں +

خیر قطع نظر اس سے اگر اس حال میں بھی وہ انصاف کو مدنظر رکھیں اور تعصب کو اپنے دل سے نکال دیں تو بس غنیمت ہی۔ ان لوگوں کا تو عام طریق یہہ ہی کہ اُس میں اپنے تصرف کو بہت دخل دیتے ہیں۔ اور انجیل کی کسی آیت کے پر اور کسی کے بازو توڑ کر اور کسی کے حصہ متعلقہ کو چھوڑ کر کچھ عجیب شکل بنا دیتے ہیں اور کھینچ کھانچ کر اپنے مطلب سے لگا لیتے ہیں +

ناظرین اس امر کو ملاحظہ پرچہ نمبر ۱۲ منشور محمدی مطبوعہ ۱۹ جمادی الاول ۱۲۹۰ ہجری سے معلوم کر سکتے ہیں جسمیں حافظ ولی اللہ صاحب نے اسی طور پر اُن چار مشہور اندھوں کی طرح ہاتھی کی ہیئت کو ایک عجیب طور پر بیان فرمایا ہی اور دعوی کیا ہی کہ بائبل میں جا بجا محمد صاحب کے آنے کی بشارت ہی کہ اگر اُنکو جمع کیا جاوے تو بیس سے بھی زیادہ ہیں اور اپنے بیان کے ثبوت میں بطور مشتی نمونہ از خروار چند آیتیں یوحنا کی انجیل کی دی ہیں۔ لیکن پیشتر اسکے کہ میں اُن آیات کو لکھوں یا اُنکی نسبت کچھ بیان کروں۔ ناظرین اخبار پر واضح ہووے کہ یہہ مشہور آیتیں ہیں۔ اور ان کو محمدی لوگ اکثر مباحثہ میں پیش کرتے ہیں اور اُنکا جواب بھی بارہا دیا گیا ہی۔ اور میزان الحق۔ اور ہدایت المسلمین وغیرہ کتابوں میں صفائی سے مندرج ہی +

اسلئے میں اپنی قلم کو حافظ صاحب کے جواب اور ان آیات کی تفسیر سے روکتا ہوں کیونکہ ناظرین معاینہ کتابہائے مذکورۃ الصدر سے اس امر کو دریافت کر سکتے ہیں اسجگہہ میں فقط حافظ صاحب کے بیان پر چند اعتراض کرونگا۔ جس سے عام لوگوں کو راستی کی کیفیت معلوم ہو جاوے اور لوگ بخوبی معلوم کر سکیں کہ بموجودگی ان اعتراضات کے اُنکی تفسیر اور اُنکا بیان سچ ہی یا نہیں +

وہ آیات جنکا حوالہ حافظ صاحب نے دیا ہی یہہ ہیں۔ یوحنا کی انجیل ۱۴ باب ۱۶-۱۷ آیت اور میں اپنے باپ سے درخواست کرونگا اور وہ تمہیں دوسرا تسلی دینے والا بخشیگا کہ ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے۔ یعنے روح حق جسے دنیا حاصل نہیں کر سکتی کیونکہ اُسے نہ دیکھتی ہی اور نہ اُسے جانتی ہی لیکن تم اُسے جانتے ہو۔ کیونکہ وہ تمہارے ساتھ رہتی ہی اور تم میں ہووے گی۔ ۲۶ آیت لیکن وہ تسلی دینے والا جو روح قدس ہی جسے باپ میرے نام سے بھیجیگا وہی تمہیں سب چیزیں سکھلاویگا اور سب باتیں جو میں نے تمہیں کہی ہیں تمہیں یاد دلاویگا یوحنا ۱۶ باب ۷ آیت سے ۱۴ آیت تک لیکن میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ تمہارے لئے میرا جانا ہی فایدہ مند ہی کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو تسلی دینیوالا تم پاس نہ آویگا پر اگر میں جاؤں تو میں اُسے تم پاس بھیجدونگا اور وہ آکر دنیا کو گناہ سے اور راستی اور عدالت سے تقصیروار ٹھہراویگا۔ گناہ سے اسلئے

مطبع امریکن مشن لودیانہ باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا